محاسبہ اورماہ رمضان

محاسبہ اورماہ رمضان

اللہ رب العالمین کی تعریفات ہیں جو پہلوں اور بعد میں آنے والوں کا الہ اور معبود ہے ، بغیر ابتداء کے وہی اول ہے اور بغیر انتہاء کے وہی آخر ہے ، اس کے علاوہ ہر چیز ہلاک ہونے والی ہے ، حکم بھی اسی کا ہے اوراسی کی طرف مرجع اور لوٹنا ہے .

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کے بندے اور رسول ہیں ، اللہ تعالی ان پر اللہ تعالی پھولوں کے مہکنے تک اور روشنی پھوٹنے تک اور جب تک دن اور رات ہیں اپنی بہت زیادہ رحمتیں اور سلامتی نازل فرمائے .

اما بعد :

یقینا جو کوئی بھی دنیا کو بصیرت کی آنکھ سے دیکھے نہ کہ بصارت کی آنکھ سے وہ یقین کرلیتا ہے کہ دنیا کی نعمتیں ابتلاء اور آزمائش ہیں اوراس کی زندگی مشقت اوراس کی عیش وعشرت محرومی اوراس کی عمدگی اور محبت گندگی ہے ، اور دنیا والے موت کے دھانے پر ہیں اس سے جانے والے ہیں ، دنیا یا تو زائل اور چھن جانے والی نعمت ہے یا پھر نازل ہونے مصیبت یا جلد اور بدیر موت ہے .

جس نے بھی دنیا پر اطمنان کیا اسے دنیا نے پریشان ہی کیا اور جو بھی اس کی طرف مائل ہوا دنیا نے اسے ذلیل کردیا ، اور جس نے بھی دنیا پر بھروسہ کیا دنیا نے اس کے ساتھ خیانت کی ، اور جس نے بھی دنیا سے تعاون حاصل کیا دنیا نے اسے چھوڑ دیا ، اور جس نے بھی دنیا سے مدد چاہی دنیا نے اسے ذلیل کردیا ، اور جس نے دنیا کے ساتھ خوشی اور فرحت حاصل کرنا چاہی دنیا نے اسے غمگین کیا ، اور جس نے بھی اس کے ساتھ وصال چاہا دنیا نے اس سے بائیکاٹ کرلیا ، اور جس نے بھی دنیا کا قرب حاصل کرنا چاہا دنیا نے دور کردیا .

میرے بھائی : جو شخص بھی اپنے آپ سے غافل ہوجاتا ہے اس کے اوقات ختم ہوجاتے ہیں ، اوراس پراس کی حسرتیں شدت اختیار کرجاتی ہیں ، بندے پر اس سے بڑھ کر اور کیا حسرت ہوگی کہ اس کی عمر ہی اس کے خلاف حجت اور گواہ بن جائے اوراس کے ایام اسے مزید شقاوت وبدبختی اور ردی کی طرف دھکیل دیں .

اخي في اللہ : کیا کبھی آپ نے موت اوراس کی سختیاں یاد کی ہیں ؟ کیا اس کی ہونا کی اور کرب یاد کیا ؟ اور آپ کی روح کا شدت سے کھینچا جانا یاد کیا ؟ جیسا کہ کہا جاتا ہے کہ موت تلواروں کے ساتھ مارنے اور آرے کے ساتھ چیرے جانے اور قینچی کے ساتھ کاٹے جانے سے زیادہ شدید اور سخت ہے ، غرور اور گھمنڈ میں مبتلا شخص ذرا موت اوراس کی سختیاں ، موت کے جام کی کڑواہٹ کو یاد کر ، کیونکہ موت کسی سے نہیں ڈرتی اور نہ ہی کسی پر باقی رہتی اور کسی کو پکڑتے وقت شفقت نہیں کرتی سچ فرمایا اللہ تعالی نے :

{ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے} آل عمران (185)

جی ہاں ہر نفس نے موت کا ذائقہ چکھنا ہے ، کسی نفس کا دوسرے نفس سے کوئی فرق نہیں ، نہ ہی چھوٹے اور بڑے میں ، عظیم اور حقیر میں غنی اور فقیر میں کوئی فرق نہیں ، جس شخص کو موت پچھاڑنے والی ہو اور مٹی اس کے لیٹنے کی جگہ ہو اور کیڑے اس سے انس کرنے والے ہوں اور جس کے پاس بیٹھنے والے منکر اور نکیر ہوں اور قبر اس کا ٹھکانہ ہو اور زمین کا پیٹ اس کا مستقر ہو اور قیامت اس کا موعد اور جنت یا پھر جہنم اس کے وارد ہونے کی جگہ ہو ایسے شخص کے لیے اسے زیب نہیں دیتا کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور فکر کرے بلکہ اسے اسی موت کے بارہ میں سوچنا اور غوروفکر کرنا ہوگا اور موت کے علاوہ کسی اور چیز کی تیاری نہ کرے .

میرے مسلمان بھائی : کیا کبھی قبر اوراس کے اندھیرے ، اس کی تنگی اوروحشت کویاد کیا ؟ کیا کبھی آپ نے اس تنگ کوٹھری جوہر حقیر اور عظیم بادشاہ وحکمران اوررعایا کی لاش کو پہلوؤں تک دبائے گی اس جگہ کویاد کیا ؟ ، قبریا توجنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ ہے یاپھر آگ کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ، یا سعادت وتکریم کا گھر ہے یاشقاوت وبدبختی اورذلت کا گھر .

تعجب ہے گنہگاروں اورمعصیت کرنے والوں پرانہیں علم ہے کہ وہ قبرکی جانب بڑھ رہے ہیں ! پھر تعجب ہے اہل غفلت اوراعراض کرنے والوں پر کہ وہ کس طرح اپنی غفلت سے نکلتے کیوں نہیں اوراپنی اس نیند سے بیدار کیوں نہیں ہوتے حالانکہ انہیں علم کہ وہ کل کسی بھی وقت قبرکی لحد میں رہائش اختیار کرنے والے ہیں ؟ ! .

میرے بھائی : کیا کبھی آپ نے قبر کی پہلی رات یادکی ؟ ! جہاں نہ کوئی دوست اوریار ہوگا اورنہ ہی انس ومحبت کرنے والا رفیق وصدیق نہ تووہاں بیوی اوربچے ہونگے اورنہ ہی دوست ومددگار ، اورنہ ہی رشتہ دار اور عزیزواقارب اور جگری یار . . .

فرمان باری تعالی ہے :

{پھر سب اپنے مالک حقیقی کی طرف لائے جائیں گے خوب سن لو فیصلہ اللہ تعالی کا ہی ہوگا اوروہ بہت جلد حساب لینے والا ہے} الانعام (62)

میرے پیارے اور محبوب بھائی ! ذرا خیال کریں کہ دو یا تین دن ہی گزریں گے کہ آپ قبر میں ہونگے اورآپ کوبے لباس کیا جاچکا ہوگا اورآپ نے مٹی کو اپنا تکیہ بنا رکھا ہوگا دوست واحباب کو داغ مفارقت اورہم نشینوں کوچھوڑ چکے ہونگے وہاں آپ کے اعمال کے علاوہ آپ کا کوئی غم خوار اورہم نشین نہ ہوگا ، لھذا آپ اپنے لیے اس مہلت کے زمانے میں کیا بھیجنا پسند کرتے ہیں حتی کہ آپ یہی بھیجے ہوئے اعمال کو اس دن اپنے انتظار میں پائیں گے . جس دن آپ دار جزاء اورحساب کی طرف منتقل ہونگے ؟ !

فرمان باری تعالی ہے :

{اس دن ہر نفس اپنی کی نیکیوں کو اوراپنی کی ہوئی برائیوں کو موجود پائے گا ، اس کی یہ آرزو ہوگی کہ کاش اس کے اوربرائیوں کے مابین بہت سی دوری ہوتی ، اللہ تعالی تمہیں اپنی ذات سے ڈرا رہا ہے اوراللہ تعالی اپنے بندوں پر بڑا ہی مہربان ہے} آل عمران (30)

میرے دینی بھائی : کیا آپ نے صور پھونکنے کو بھی کبھی یاد کیا ؟ ! کیا کبھی حشر اورنشر اوراعمال نامے اڑنے کا دن بھی کبھی آپ کویاد آیا ! کیا کبھی آپ کی آنکھوں کے سامنے اس دن کا حال بھی آیا جس دن اللہ جبار جل جلالہ کے سامنے ہر چھوٹی اوربڑی کم اورزیادہ چیز ، حتی کہ دھاگہ اور کھجور کی گٹھلی میں پایا جانے والے چھلکے کا بھی سوال ہوگا ! اور مقدار معلوم کرنے کے لیے ترازو لگا دیے جائیں گے ! پھر اس کے بعد پل صراط کوپار کرنا اورآخری فیصلہ کے وقت سعادت مندی یا پھر شقاوت وبدبختی کی پکار کا انتظار بھی کبھی یاد آیا ؟ .

میرے بھائی : اپنے آپ کو ذرا اس حالت کی طرح بنا کر تو دیکھو جب چیخ کی شدت کی بنا تم قبر سے مبھوت اوربدحواس ہو کر اٹھائے جاؤ گے تمہاری آنکھیں پکار کی جانب اٹھی ہوئی ہونگی اورساری مخلوق صور پھونکنے کی شدت کی بنا سے گھبرائی ہوئی ایک یکبارگی نکلے گی اورذلت وانکساری کے ساتھ انتظار میں ہوں گے کہ ان کے بارہ میں کیا فیصلہ ہوتا ہے ، توپھر آپ اورآپ کے دل کی حالت کیا ہوگی ؟

اے مسکین ذرا اس دن کے لمبا ہونے اوراس میں انتظار اور اللہ جبار وقہار کے سامنے پیش ہونے کے وقت جو رسوائی اور شرمندگی حیاء اٹھانی پڑے گی اس کے متعلق توذرا غور کر ، پھر یہ بھی دیکھ کہ حشر ونشر کے بعد لوگوں کو کس طرح مادر زاد ننگے اور جوتے اورختنہ کے بغیر میدان محشر کی طرف ہانکا جارہا ہوگا ، میدان محشر بالکل صاف ہموار اور چٹیل ہوگا اس میں آپ کوئی موڑ اوراونچ نیچ نہیں دیکھیں گے .

سھل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

روزقیامت لوگ سفید اور صاف ٹکیہ جیسی زمین میں جمع کیے جائیں جہاں کسی کی بھی کوئی عمارت اور رہنے کی علامت نہیں ہوگی. صحیح بخاري حدیث نمبر (6521) صحیح مسلم حدیث نمبر (6686)

قرصة النقي بغیر چھان کے آٹے کو کہتے ہیں.

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{جس دن ہم متقی اور پرہیزگاروں کو اللہ رحمن کی طرف بطور مہمان جمع کریں گے، اور مجرم گنہگاروں کو سخت پیاس کی حالت میں جہنم کی طرف ہانک کے لے جائیں گے} مریم (85-86)

توپھر اس وقت غائب موجود اور راز علانیہ اور پردہ والی مکشوف اور چھپی ہوئی ظاہر ہوجائیں گی، ایک گروہ جنت میں اور ایک گروہ جہنم میں جائے گا، اور آواز آئے گی اے جنتیوں اب ہمیشہ رہنا ہے موت نہیں، اور اے جہنمیوں ہمیشہ کی زندگی ہے موت نہیں آئے گی.

میرے بھائی : کیا کسی دن آپ نے خلوت میں اکیلے بیٹھ کر اپنے اقوال اور اعمال کا محاسبہ کیا ہے ؟ جس طرح آپ اپنی نیکیاں شمار کرتے ہو کیا کسی دن آپ نے اپنی برائیاں اور جرم وگناہ شمار کرنے کی بھی کوشش کی ؟ بلکہ کیا آپ نے کسی دن اپنی اس اطاعت اور فرمانبرداري کے متعلق بھی غور وفکر کیا جسے بیان کرنے میں فخر کرتا ہے کہ وہ نیکی توریاء کاري اور دکھلاوے اور بڑا پن سے آلودہ ہے ؟

تم اس حالت پر کس طرح صبر کرتے پھرتے ہو، حالانکہ تمہارا راستہ خطرناک اور مکروہ اشیاء سے اٹا پڑا ہے ؟ گناہوں کا بوجھ لے کر اللہ تعالی کے سامنے کیسے جاؤ گے ؟

فرمان باري تعالی ہے :

{اے ایمان والو اللہ تعالی سے ڈر جاؤ اور ہر کوئی نفس دیکھے کہ اس نے کل قیامت کے لیے کیا آگے بھیجا ہے، اور اللہ تعالی سے ڈرجاؤ اس کا تقوي اختیار کرو یقینا اللہ تعالی جو تم عمل کررہے اس سے پوري طرح باخبر ہے} الحشر (18)

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

روزقیامت ابن آدم کے پاؤں اس کے رب کے پاس سے اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک اس سے پانچ اشیاء کا سوال نہ ہوجائے، اس کی عمر کے متعلق سوال ہوگا کہ اس نے اسے کس طرح فنا کیا، اس کی جوانی کے متعلق پوچھا جائے گا کہ اس نے جوانی کہاں صرف کی، اس کے مال کے بارہ سوال ہوگا کہ مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اور جو اس نے علم حاصل کیا اس پر عمل کتنا کیا. جامع الترمذي (145/7) حدیث نمبر (2416) مسند ابویعلی (178/9) حدیث نمبر (5271) طبرانی صغیر (269/1) وغیرہ نے روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے السلسلة الصحیحة (946) میں اسے شواھد کے ساتھ قوي کہا ہے.

اور عمر بن خطاب رضی اللہ تعالی عنہ کا قول ہے کہ : اپنے نفسوں کا محاسبہ خود کرلو قبل اس کے تمہارا محاسبہ کیا جائے، اور اس کے وزن سے قبل خود ہی وزن کرلو.

اور ایک روایت میں ہے کہ :

اپنے اعمال کا وزن خود کرلو قبل اس کے ان کا وزن کیا جائے، اس لیے آج کا محاسبہ تمہارے لیے کل کے محاسبہ سے زیادہ آسان ہے، اور بہت عظیم اور بڑي پیشی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلو.

فرمان باري تعالی ہے :

{جس دن تم پیش کیے جاؤ گے اور تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہیں رہے گا} الحاقۃ (18) اسے ترمذي نے روایت کیا ہے (201/7)

اے اللہ کے بندے تیرے لیے یہ زیادہ بہتر اور اچھا ہے کہ کچھ دیر کے لیے اپنے نفس کا محاسبہ کرلو اس لیے کہ اس دنیا کے بعد جنت یا جہنم کے علاوہ کوئی اور گھر نہیں.

میمون بن مہران رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے کہ :

یقینا فصل کو بعض اوقات کاٹنے سے قبل ہی آفت اور وبا پہنچ جاتی ہے، اور نوجوان کے لیے توبہ میں دیر کرنا بہت قبیح حرکت ہے، اور اس سے بھی زیادہ قبیح حرکت بوڑھے کا توبہ میں دیر کرنا ہے.

جی ہاں میرے بھائی بیماري سے قبل اپنی صحت سے فائدہ اٹھالو اور مشغول ہونے سے قبل اپنی فراغت کو غنیمت جانو، اور موت سے قبل اپنی زندگی اور فقر سے قبل مالداري سے فائدہ حاصل کرلو، اور دنیا میں اس طرح رہو جیسے کوئی اجنبی ہو یا پھر مسافر بن کر رہو لھذا اگر صبح کرلو تو پھر شام کا انتظار مت کرو اور جب شام پڑ جائے تو صبح کا انتظار مت کرو، اور اپنے آپ سے یہ کہو :

خبردار اے میري جان تو ہلاک ہو اندھیري راتوں میں میري مدد کر، ہوسکتا ہے تو روز قیامت عیش و عشرت کی زندگی حاصل کرنے میں کامیاب ہوجائے.

میرے بھائی : یہ ماہ رمضان المبارک بہت دیر غائب رہنے کے بعد آپ پر سایہ فگن ہورہا ہے، آپ کے پاس بشارتیں اور خیر و بھلائی اور برکتیں لارہا ہے، اس ماہ میں رحمتوں کا نزول ہوتا اور گناہ و برائیاں معاف کردي جاتی ہیں، اور لغزشیں کم ہوجاتی اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کردیے جاتے اور سرکش شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے، تو آپ رمضان المبارک کو محاسبہ کا موقع کیوں نہیں بناتے، اسے اپنے اللہ کے ساتھ مصالحت کی فرصت سمجھو اور اپنی زندگی کے صفحات کا نیا دور شروع کرو، تو یہ اللہ تعالی کی جانب صحیح توجہ کی ابتدا ہوگی، لھذا جو اپنے آپ کا محاسبہ کرنا چاہتا ہے اس کے لیے رمضان المبارک ایک بہترین موقع اور فرصت ہے اسے اس طریقہ پر عمل کرنا چاہیے.

میرے عزیز بھائی آپ پر واجب ہے کہ : آپ اپنے نفس کے ساتھ کچھ دیر کے لیے خلوت میں بیٹھ کر اس کا محاسبہ کریں اور وقتا فوقتا ایسا کرتے رہیں، شروع میں فرائض مثلا توحید، نماز، زکاۃ اور روزے وغیرہ جو اللہ تعالی نے جو آپ پر فرض کیا ہے اس کے بارہ میں اپنا محاسبہ کریں، اگر اس میں کوئی کمی اور کوتاہی اور نقص ہو تو اس کا تدارک کریں.

اور اس کے بعد اپنے نفس کا محاسبہ ان برائیوں اور معصیت کے بارہ میں کریں جو آپ سے سرزد ہورہی ہیں مثلا والدین کی نافرمانی اور قطع رحمی، سودخوري اور جھوٹ، غیبت اور چغلی، حرام کردہ اشیاء کی طرف دیکھنا، اور فحش کام کرنے، حرام اشیاء کا استعمال کرنا مثلا سگرٹ نوشي اور نشہ آور اشیاء، اس کے علاوہ صغیرہ اور کبیرہ گناہ جن سے اللہ جل جلالہ نے منع فرمایا ہے، اس لیے آپ واجب اور ضروري ہے کہ آپ انہیں فوري طور پر ترک کردیں اور اس کا تدارک توبہ و استغفار اور اللہ تعالی کے ذکر اور دعا سے کریں کہ اللہ تعالی آپ کی توبہ قبول فرمائے.

اور اللہ تعالی سے یہ بھی دعا کریں کہ وہ جس طرح اور جس کے ساتھ چاہے آپ سے برائی کو دور کردے، اور اسی طرح آپ اپنے نفس کا اللہ تعالی سے غفلت اور اس کی اطاعت سے اعراض پر بھی محاسبہ کریں اور اس کا تدارک یہ ہے کہ جتنی جلدي ہوسکے نیکی و بھلائی اور خیر کے کام جو برائیوں کو مٹانے والے ہیں کرنا شروع کردیں.

اسی طرح اپنی حرکات وسکنات اوراعضاء کا بھی محاسبہ کریں کہ زبان سے کیا نکلا اور پاؤں کہاں چل کر گئے اور آنکھوں کیا کچھ دیکھا اور کانوں نے کیا سنا اس کے علاوہ باقی اعضاء کا بھی محاسبہ کریں ، اور اپنے نفس سے ہر کلمہ اور بات اور ہر فعل یا حرکت پر سوال کرو کہ اس سے وہ کیا چاہتا ہے ؟ اور کس کے لیے کیا ؟ اور ایسا کیوں کیا ؟ اور اس فعل کو کرنے کا فائدہ کیا ہے ؟

یہ سوال ایسے ہیں جو آپ کو ہر وقت اپنے نفس کے لیے بیدار رکھیں گے اور اسے لگام دیں گے ، اور آپ کے لیے ضروری ہے کہ آپ نفس کو تقوی و پرہیزگاری کی لگام پہنائیں تاکہ آپ بھی کامیابی حاصل کرنے والوں میں سے ہوں :

فرمان باری تعالی ہے :

{اور جو کوئی بھی اللہ تعالی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت وفرمانبرداری کرے اور اللہ تعالی کا خوف رکھے اور اس کے عذاب سے ڈرتا رہے یہی کامیاب ہیں} النور (52)

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتیں برسائے .